© rasailojaraid.com

پجاریوں کو گندے انڈے کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک یورپ کے رندے بڑے تیز ہیں، جنھوں نے مسلمانوں کو اس طرح چھیل کر رکھ دیا ہے کہ اسلامی تہذیب کا ہر نشان مٹا دیا ہے۔ وطن عزیز کے ایوانِ اقتدار میں کئی سیاسی و فوجی قافلے اترے اور ہم ہر قافلے سے یہ امید وابستہ کئے رہے کہ وہ کچھ خدمتِ اسلام بھی کرے گا اور ہماری ارض پاک کو واقعی پاک لوگوں کا وطن بنا دے گا جہاں گلشن اسلام کی بہار آفرینیاں ہمیں دیکھنے کو ملیں گی۔ جہاں خلافتِ راشدہ کے منہج پر ایک اسلامی جمہوری حکومت قائم ہوگی۔ جہاں اللہ کی زمین پر، اللہ کا قانون نافذ ہوگا۔ جہاں اسلام کا سماجی انصاف ہر کہ ومہ کو ملے گا۔ جہاں درّہ فاروقی کی دھاک ایک بار پھر دشمنانِ اسلام کے قلعوں کے کنگرے گرا دے گی۔ جہاں سے اٹھنے والی صدائے ''لا الہ الا اللہ'' بھارت کے کراڑوں کو لرزہ براندام کر دے گی مگر......

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اب ہم میاں نواز شریف کی مسلم لیگی حکومت سے ایک بار پھر یہی امید وابستہ کر کے بیٹھے ہیں کہ وہ اپنے تاریخی مینڈیٹ پر سجدہ شکر بجا لائیں اور کچھ خدمتِ اسلام بھی کر جائیں۔ اقتدار ان کو اب تیسری بار ملا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ استثنائی اعزاز، اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی لئے دیا ہے کہ وہ عہد پورا کریں جو برصغیر کے دس کروڑ مسلمانوں نے بابائے قوم محمد علی جناح کی قیادت اور مسلم لیگ کی سیادت میں اللہ سے باندھا تھا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہوگا۔ مگر ان کی حکومت کے تیور ایسے نہیں لگتے۔ وہ بے شک بلٹ (Bullet) ٹرین چلائیں پر اس گاڑی کا انجن بھی چلائیں جس پر سفر کر کے ہم اتریں تو ہمارے سامنے آسمانی جنت کا آخری سٹیشن ہو۔ اقتدار آنی جانی اور حیاتِ مستعار فانی ہے۔ اہل پاکستان اس اسلامی حکومت کے دیکھنے کو ترس گئے ہیں جس کا وعدہ مسلم لیگ نے ان سے کیا تھا۔ لاکھوں سچے مسلمان یہ ناکام تمنا لئے قبروں میں جا بسے ہیں سرزمین پاکستان میں سے بے حیائی اور فحاشی کے اگر چند کانٹے نکال دیئے جائیں تو مسلم عوام خود ہی اسلامی طرزِ حیات اپنا لیں گے۔ اس سرزمین میں اتنا نم موجود ہے کہ اگر گندے انڈے دینے والی مرغیاں ڈربوں میں بند کر دی جائیں تو اس کھیتی میں اسلام کی فصل خود ہی اُگ آئے گی۔

اسلام اور شعائرِ اسلام سے محبت اہل پاکستان کی خلقت میں داخل ہے مگر وہ بے بس ہیں کیونکہ بدی کی قوتوں کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ اگر سرکار کی زمامِ کار مشرف اور پرویز الٰہی کے ہاتھ میں نہ ہوتی تو یہاں میراتھن ریس ہرگز منعقد نہ ہوتی۔ اس فحاشی کو سرکاری سرپرستی حاصل تھی۔ جب اقتدار مشرف کے ہاتھ سے نکل گیا تو پھر یہ میراتھن ریس منعقد نہ ہوئی۔ یوں ہماری دلیل درست ہے کہ یہاں بے حیائی اور اخلاق سوزی سرکاری سرپرستی میں ہوتی ہے۔ اس لئے ہم میاں صاحب سے کم از کم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ سرکاری اور نجی ٹی۔ وی چینلز پر ہونے والی

© rasailojaraid.com